دل کی بات   مدیر

نئی حکومت، پرانے مسائل، نئی توقعات

ملک میں قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات دہشت گردی، قتل وغارت گری، بم دھماکوں، دھونس اور دھاندلی، احتجاجی مظاہروں، بائیکاٹ اور دھرنوں کے ماحول میں مکمل ہوگئے۔ شکر ہے میڈم جمہوریت کے حسن پر نکھار تو آیا جمہوری تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہی جمہوریت کا حسن ہے کہ اتنے شدید ماحول میں بھی انتخابات منعقد ہوئے اور لوگوں نے دل کھول کر بڑی تعداد میں ووٹ ڈالے۔

مسلم لیگ (نواز) کو واضح اکثریت حاصل ہوئی۔ مرکز، پنجاب اور بلوچستان میں مسلم لیگ (ن) ہی کی حکومت بننے کے واضح امکانات اور آثار ہیں۔ سندھ میں پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم، خیبر پختونخواہ میں تحریک انصاف کو واضح برتری حاصل ہوئی جبکہ جماعت اسلامی نے دس نشستیں حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ قوی امکان ہے کہ تحریک انصاف جماعت اسلامی اور دیگر اتحادی جماعتیں مل کر خیبر پختونخواہ میں حکومت بنائیں گی۔ اے این پی کا مکمل صفایا ہوگیا جس پر اسفند یار ولی نے کہا کہ ہمارے ہاتھ پاؤں باندھ کر ہمیں میدان میں اتارا گیا ہم نے سمجھا تھا کہ ریفری فخرو بھائی ہے جبکہ ریفری طالبان نکلے۔ اسفند یار ولی کی والدہ بیگم نسیم ولی نے کہا کہ اسفند کو سیاست کی الف ب بھی نہیں آتی۔

مذہبی جماعتوں میں جمعیت علماء اسلام (ف) قومی اسمبلی میں گیارہ نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوئی اور جماعتِ اسلامی نے تین نشستیں حاصل کیں۔ مولانا کا نواز شریف کے ساتھ سیاسی رومانس چل رہا ہے جبکہ منور حسن کا عمران خان کے ساتھ ؂

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پر گہر ہونے تک

نئی حکومت میں وہی پرانے چہرے ہیں۔ جو گھوم گھام کے پھر مسلم لیگ (ن) میں واپس آگئے ہیں۔ ایک ایک دو دو سیٹوں والی چھوٹی چھوٹی مسلم لیگیں بھی ''بی اماں ن لیگ'' میں ضم ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ وہ بُدھو نہیں جو صبح کے بھولے شام کو گھر آجاتے تھے۔ یہ بڑے سیانے ہیں، یہ لَوٹ کر نہیں لُوٹ کر گھر آجاتے ہیں اور گزشتہ پینسٹھ برسوں سے نہایت بے شرمی کے ساتھ یہی کھیل کھیل رہے ہیں۔ نظر بہ ظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب یہ کھیل ختم ہونے والا ہے۔ کھیل آخر کھیل ہی ہوتا ہے اور اسے بالآخر ختم ہی ہونا ہوتا ہے۔

مسٹر نواز شریف نے اپنی حکومت کا ایجنڈا مشتہر کر دیا ہے جسے وہ جنگی بنیادوں پر پورا کرنے کے عزم کا اظہار کر رہے ہیں۔